

ترتیب

| | | |
|-----|---|---|
| 5 | اداریہ | ○ |
| 13 | معراج رسول: فکر اقبال کا محرک تخلیق | ○ |
| 25 | ڈاکٹر نادر علی خاں — احوال و افکار | ○ |
| 32 | مثالی معاشرہ اور اسلامی تصور تعلیم | ○ |
| 47 | احکام طعام اہل کتاب ✓ | ○ |
| 64 | تصانیف شبلی کے فارسی مترجمین | ○ |
| 72 | کینی کانٹری امتیاز (نئی گلستاں کے خصوصی حوالے سے) | ○ |
| 78 | شاہد احمد دہلوی کی خاکہ نگاری — گنجینہ گوہر کے خصوصی حوالے سے | ○ |
| 87 | پروٹین — ہماری زندگی کی دلچسپ ضرورت! | ○ |
| 91 | ہندوستان میں امن و ہم آہنگی کے فروغ میں مذہب کے اثرات اور | ○ |
| 103 | تعلیم کا کردار: اسلام کے حوالے سے | ○ |
| 117 | عزیز مصر حضرت یوسفؑ، سلطان شمس الدین التمش اور خاندان غلام | ○ |
| 122 | عہد حاضر میں نسائی حیثیت اور ادب | ○ |
| 129 | داراشکوہ کی مذہبی رواداری | ○ |
| | جموں اور کشمیر میں اردو صحافت | ○ |

۳۱- احکام طعام اہل کتاب، ص ۶۲

۳۰- احکام طعام اہل کتاب، ص ۶۲

۳۲- احکام طعام اہل کتاب، ص ۶۳

۳۳- دیکھیے مقالات سرسید، مرتبہ مولانا محمد اسماعیل پانی پتی، مجلس ترقی ادب، لاہور، دسمبر ۱۹۶۳ء، ص ۳۳۵-۳۳۸

۳۴- احکام طعام اہل کتاب، ص ۸۰

۳۵- احکام طعام اہل کتاب، ص ۸۵۔ اس نکتے کے ذریعے گویا سرسید علماء کے اس طبقے کی اصلاح چاہتے ہیں جو تکفیر تفسیق اور تحریم

کے ہتھیاروں سے دینی امور و مسائل میں یسر اور آسانی کے پہلوؤں سے عامۃ الناس کو محروم رکھنا چاہتا ہے۔ یہاں یہ اضافہ بے جا

نہیں کہ ہمارے معاصر عہد میں شیخ عبدالعلیم ابوشقہ (م ۱۹۹۵ء) نے السمرۃ فی عصر الرسالة ص ۵۱۱ کے اپنے عہد کے

علماء کی جانب سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ اس کتاب کا اردو قالب قاضی پبلشرز نئی دہلی نے ”عورت عہد رسالت میں“ کے عنوان

سے شائع کیا ہے۔ موصوف نے بطور خاص سد الذریعہ کے فقہی اصول پر چشم کشائخت کی ہے۔ مزید دیکھیں: مقالہ راقم، نبوی

معاشرت میں خواتین کی حصہ داری، (سد الذریعہ کے شرعی اصول کا نفاذ) مشمولہ Empowerment of Women Under the Prophet of Islam (سمینار مقالات)، مرتبہ: عبید اللہ فہد اور محمد صلاح الدین عمری، سیرت کمیٹی، علی گڑھ

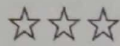
مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۲۰۱۵ء/ ۶۲۸-۶۶۶

۳۷- قدیم و جدید دونوں نسخوں میں لفظ منہم ہے جس سے مواکلت کا مفہوم واضح نہیں ہوتا۔ یہاں پر شاید کاتب سے سہو ہو گیا ہے۔ اصل

میں لفظ منہم ہونا چاہیے۔ چوں کہ مواکلت باب مفاعلت سے ہے اس لیے معہم کا مفہوم قرین قیاس ہے یعنی ان کے ساتھ مل بیٹھ کر

کھانا تناول کرنا جیسا کہ خود موصوف کی وضاحت سے بھی معہم کا معنی نکلتا ہے۔

۳۸- احکام طعام اہل کتاب، ص ۸۶



احکام طعام اہل کتاب (مصلحانہ اور مصالحانہ مشن کی ایک تحقیقی کاوش)

سر سید احمد خاں^۱ (۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء / ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء) نے احکام طعام اہل کتاب کیوں لکھی؟ یہ سوال اس کتاب کی پیدائش سے آج تک اہل علم کے درمیان موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اس ضمن میں ایک خیال یہ ہے کہ ان کی دیگر تصانیف / خطبات اور مقالات کی مانند یہ کتاب بھی ان کے وسیع اصلاحی مشن (Reformist Mission) کا ایک اہم حصہ تھی۔ بنیادی طور پر وہ انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان افہام و تفہیم کی راہ نکالنا چاہتے تھے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ ۱۹۶۰ء میں جس بین المذاہبی مکالمہ (Inter-Faith Dialogue) کی بنا مغرب کے دانشوروں نے رکھی، جس کا بنیادی مقصد عصر جدید کے ثقافتی اور مذہبی ورثوں (Heritage) کے درمیان ایک افہام و تفہیم کا محاذ قائم کرنا تھا تا کہ عصر جدید کا انسان دوسرے سے قریب ہو سکے اور منافرتیں دور ہو سکیں۔ موصوف نے اپنی کتاب، تبیین الکلام فی تفسیر التورات والانجیل علی ملة الاسلام میں اسی ضروری مذہبی مکالمے کی بنیاد فراہم کی تھی۔ یہاں یہ ذکر کر بے جا نہیں کہ اس کتاب کے لیے مواد کی تیاری، ترجمہ اور طباعت کے مراحل، ذاتی سرمایہ (چالیس ہزار روپیوں سے زائد) لگا کر پریس خریدنا اور منظر عام پر لانا دراصل ان کے مصالحانہ مشن کی شہادت دیتا ہے۔ وہ اہل کتاب۔ یہود و نصاریٰ سے اختلاف، ان کی دشمنیوں کے قائل ہونے کے باوجود ان کے تئیں نرم اور مثبت خیال رکھتے تھے۔ تبیین الکلام میں توریت و انجیل کی تحریفات کا انھوں نے جائزہ لیا ہے اور مشترکہ امور کی وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب سر سید کو تقابل ادیان کے بانیوں میں اعلیٰ مقام عطا کرتی ہے اور غالباً ایشیا میں صف اول میں شمار کرتی ہے۔^۲

طعام اہل کتاب، سر سید احمد خاں کی مصلحانہ اور مصالحانہ کوششوں کی آئینہ دار ہے۔ موصوف کے فکری مباحث اور علمی اقدامات سے یہ شہادت ملتی ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستان کی ثقافتی تعمیر نو میں ان کا اہم رول تھا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دہن کی دو آنکھیں قرار دینے کا معاملہ ہو یا انگریزوں کو اہل کتاب کا قرآنی خطاب دے کر ان کے ساتھ ہم طعامی (مواکلت) اور

* اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ